سوال

(62) مردے کی طرف سے کھانا کھلانے کے احناف کے دلائل ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل حدیث اس امر میں کہ مردے کی طرف سے کھانا کھلانے کے ثبوت میں احناف جب اور زجندی کی روایت پیش کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر لوگوں کو کھانا کھلایا تھا تو آپ لوگ اسے بے سند بے اصل موضوع کہہ دیتے ہیں۔ لیکن آپ نے خود جو مردے کے گھر کھانا کھایا جیسا کہ مشکواۃ باب المعجزات میں ہے۔

خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فلما رجع استقبلہ داعی امراتہ فاجاب ونحن معہ فجیئ بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا

اس حدیث سے مرنے والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی کی دعوت کو قبول کرکے آپ کا وہاں کھانا کھانا صاف ثابت ہوتا ہے۔ اس کا کیا جواب ہے۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث مذکور صاحب مشکواۃ نے بحوالہ ابی داؤد بیہقی نقل کی ہے۔ اور ابوداؤد کے کسی نسخہ میں داعی امراۃ کا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ داعی امراۃ ہے۔ دیکھو ابوداؤد کتاب البیوع باب اجتناب الشبہات جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرنے والے صحابی کی بیوی نے کھانے پر نہیں بلایا تھا۔ بلکہ کسی اور عورت نے دعوت دی تھی۔ چنانچہ بیقی میں ہے۔

صنعت امراۃ من قریش لرسول اللہ طعامہ فدعتہ واصحابہ الخ

(ج6 ص97) معلوم ہوا کہ دعوت دینے والی عورت قرشیہ تھی۔ اور جس کے جنازے میں آپ تشریف لے گئے تھے۔ وہ انصاری تھا جیس کہ مسند احمد میں ہے۔

خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار الخ

ص408 ج5 نیز اس کتاب میں ہے۔

فلما رجعنا لقینا داعی امراۃ من قریش الخ

کہ دعوت دینے والی عورت قریش میں سے تھی۔ ان دونوں روایتوں کے ملانے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرنے والے کی بی بی نے دعوت نہیں دی تھی۔ پس صاحب مشکواۃ نے لفظ امراتہ غلط نقل کیا ہے۔ جوانہیں کے بتلائے ہوئے حوالوں کے خلاف ہے۔ دار قطنی نے بھی روایت مذکورہ کی سندوں سے نقل کی ہے۔ ان کو بھی دیکھیے۔

1۔ خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فلما انصرف تلقاء داعی امراۃ من قریش الخ

2...صنعت امراۃ من المسلمین من قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فدعتہ واصحابہ الخ ج 2ص 545

حاصل یہ کہ ایک عورت نے جو مسلمان قریشیہ تھی۔ آپ کے لئے کھانا پکایا جبکہ آپ ایک شخص کے جنازے سے واپس آرہے تھے۔ تو اس کا داعی ملا۔ جو آپ ﷺ کو مع صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے اس کے گھر لے گئے۔ مرنے والے کی بی بی کے یہاں دعوت نہیں تھی (اور یہ عقل میں بھی نہیں آتا کہ جس کے گھر میں میت ہوئی وہ اتنے جلدی دفن کرنے والے صرف واپس ہی ہوئے ہوں کسی دعوت کا انتظام کرسکے۔ بلکہ بحکم شرح ان کے گھر تو کسی دوسرے پڑوسی کے ہاں سے کھانا آیا ہوگا۔ (راز) سائل چونکہ حنفی ہے۔ اس لئے اس کے اطمینان خصوصی کے لئے احناف کی کتب حدیث کے بھی چند حوالے لکھتے دیتا ہوں۔ طحاوی حنفی نے شرح معانی الآثار باب اکل لحوم الحمر میں روایت مذکورہ یوں نقل کی ہے۔

رجل من االانصار کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فلقیہ رسول امراۃ من قریش یدعوہ الی الطعام الخ ج 2ص 320)

''ایک مرد انصاری آپ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں تھا کہ قریشیہ عورت کا قاصد ملا جو کھانے کے لئے دعوت دے رہا تھا۔'' اسی طرح طحاوی موصوف نے اپنی کتاب مشکل الاثار ص 132 ج 2 میں بھی نقل کیا ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الاثار میں ہے۔

صنع رجل من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم طعاما الحدیث

ص 125 طبع لاہوریہی عبارت جامع المسانید ص 65 ج 2 میں بھی ہے۔ جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ نیز مسند امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مع شرح علی القاری طبع مجتبائی دہلی ص 243 میں ہے۔

ان رجل من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم صنع طعاما الحدیث

ان دونوں روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانا تیار کرنے والا مرد تھا۔ بہر حال داعی مرد ہو یا عورت وہ مرنے والے شخص سے کوئی تعلق نسب یا جوار کا نہیں رکھتا۔ پس صاحب مشکواۃ کا داعی امراتہ نقل کرنا صریح غلط (بنا بر سہو ونسیان راز) ہے۔ اور اس سے طعام میت کے لئے دلیل پکڑنی بنائے فاسد علی الفاسد۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2ص 58